الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

مسجد اور امامت

تالیف

خادم دین اسلام

منیر احمد یوسفی (ایم-اے)

ناشر

شیخ محمد آصف یوسفی

نگینہ پرنٹرز رائل پارک لاہور

فون نمبر: 6311503 / 0300-4156297 / 0320-4627133

ملنے کا پتا:

نگینہ کتب خانہ 49 عمر دین روڈ وسن پورہ لاہور۔ فون نمبر: 7286370

نام کتاب	:	مسجد اور امامت
مؤلف	:	منیر احمد یوسفی (ایم-اے)
		مدیر اعلیٰ ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' لاہور-
پروف ریڈر	:	خلیفہ مجاز چوہدری رشید احمد جنجوعہ یوسفی (ایم-اے ایل ایل بی)
کمپوزر	:	محمد مظفر علی
سن اشاعت	:	رجب المرجب ۱۴۲۴ھ
دوسری مرتبہ	:	۲۰۰۰
ہدیہ	:	دعائے خیر [illegible]
ناشر	:	شیخ محمد آصف یوسفی (نگینہ پرنٹرز رائل پارک لاہور)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے کہ مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ جل سلطانہ اور آخرت پر ایمان لاتے ہیں- حضور ﷺ کا ارشادِ عظیم ہے کہ گھر سے وضو کر کے مسجد میں نماز ادا کرنے کے لئے آنے والوں کو قدم قدم پر نیکیاں عطا کی جاتی ہیں اور ان کے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں- جب تک مسجد میں رہتے ہیں فرشتے ان کی بخشش اور ان کے حق میں اللہ تبارک وتعالیٰ سے رحمت کی دعا کرتے ہیں-

آج کے اس پرفتن دور میں انسان مال ودولت کے حصول کے لئے اپنے خالق سے تعلق اور محبت کو کمزور سے کمزور تر کرتا جا رہا ہے- جس کی وجہ سے خرابیوں، خامیوں اور گناہوں کی زیادتی میں ڈوبتا جا رہا ہے- چاہیئے تو یہ کہ خالق ومخلوق کے رشتہ کو مضبوط کرنے کے لئے نمازوں کی پابندی کی جائے اور مسجد میں نمازیں متقی پرہیزگار امام کی امامت میں ادا کی جائیں- اللہ تبارک وتعالیٰ کے نورانی فرشتوں کی دعائیں لی جائیں اور نیکیوں میں اضافہ کیا جائے-

میرے پیارے محترم بھائی عالم باعمل حضرت علامہ منیر احمد یوسفی صد ہا مبارک باد کے مستحق ہیں جنہوں نے تبلیغ دین کا بیڑہ اٹھا رکھا ہے- انہوں نے لوگوں کے دلوں میں مسجد اور باجماعت نماز ادا کرنے کی محبت پیدا کرنے کے لئے ''مسجد اور امامت'' کے عنوان سے نہایت ہی مدلل کتاب کی تالیف فرما کر احسان کیا ہے- دعا ہے کہ اللہ رب العزت آپ کی مساعی جلیلہ کو قبول فرمائے اور یہ کتاب لوگوں کے لئے نفع کا وسیلہ بنے- آمین!

احقر العباد: حاجی محمد یوسف عفی عنہ

آئیں مسجد میں نماز پڑھیں

''مسجد'' وہ گھر ہے جسے کائنات میں تمام گھروں پر فضیلت حاصل ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: من بنی للہ مسجدا بنی اللہ لہ بیتا (مثلہ) فی الجنۃ[۱] (جو شخص اللہ تبارک و تعالیٰ کی رضا کے لئے مسجد بنائے گا اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے لئے (ویسا ہی) گھر جنت میں بنائے گا) مراد یہ ہے جیسے مسجد کو دنیا کے گھروں پر فضیلت حاصل ہے ایسے ہی مسجد بنانے والے کے گھر کو جنت میں دوسروں کے گھروں پر فضیلت حاصل ہوگی۔

مسجد کے لغوی معنی ہیں سجدہ گاہ، مگر شریعت مطہرہ اسلامیہ میں وہ جگہ مسجد ہے جو نماز کے لئے وقف ہو۔

حدیث شریف میں جو ارشاد ہے کہ جعلت لی الارض مسجدا[۲] کہ ''میرے لئے ساری زمین کو مسجد بنا دیا گیا ہے'' اس کے معنی یہ ہیں کہ اگر کوئی مسلمان کسی عذر کی بنا پر کبھی مسجد میں نماز کے لئے حاضر نہ ہو سکے تو جس جگہ بھی وہ نماز پڑھے گا اس کے لئے جائز ہے مگر مسجد کو بے آباد کرنے کی غرض سے یا کسی نمازی کا کسی نمازی سے اختلاف کی وجہ سے مسجد میں نہ آنا یہ غیر اسلامی طرز عمل ہے جو نفرت پھیلانے اور عظمت اسلام اور تقدس مسجد کے خلاف ہے۔ ایسا کرنے والے لوگوں کو توبہ کرنی چاہئے آپس میں صلح کرنی چاہئے اور مسجد میں آکر باجماعت نماز ادا کرنی چاہئے۔ مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنا واجب ہے۔ جو لوگ مسجدوں کے مقابلے میں جان بوجھ کر اپنے ڈیروں، گھروں یا کارخانوں میں نماز پڑھتے ہیں وہ نبی کریم ﷺ کے احکام کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ مسجدوں کو آباد کرنے والے لوگوں کے گھروں کو اللہ تبارک و تعالیٰ آباد فرماتا ہے۔

بلا عذر نماز کے لئے مسجد میں نہ آنے والوں کے لئے تنبیہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول کریم ﷺ نے فرمایا: والذی نفسی بیدہ لقد ھممت ان امر بحطب فیحطب ثم امر بالصلوۃ فیؤذن لہا ثم امر رجلا فیؤم الناس ثم اخالف الی رجال وفی

۱ مرآۃ جلد ۱ ص ۴۳۳، مشکوۃ ص ۶۸، بخاری جلد ۱ ص ۶۴، مسلم جلد ۱ ص ۲۰۱، شرح السنۃ جلد ۲ ص ۱۰، مسند احمد جلد ۱ ص ۲۰، صحیح ابن خزیمہ جلد ۲ ص ۲۶۹۔ ۲ ترمذی حدیث نمبر ۳۱۷، ابن ماجہ حدیث نمبر ۵۶۷، شرح السنۃ جلد ۱ ص ۱۴۷، مسند احمد جلد ۱ ص ۲۵۰۔

روایۃ لا یشھدون الصلوۃ فاحرق علیہم بیوتہم والذی نفسی بیدہ لو یعلم احدھم انہ یجد عرقا سمینا او مرماتین حسنتین لشہد العشاء[۲a]

''اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں چاہتا ہوں کہ لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں تو لکڑیاں جمع کی جائیں، پھر نماز کا حکم دوں کہ اس کی اذان دی جائے پھر کسی کو حکم دوں وہ لوگوں کی امامت کرے پھر میں ان لوگوں کی طرف جاؤں جو نماز (کے لئے مسجد) میں حاضر نہیں ہوتے تو ان کے گھر جلا دوں۔ اس کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اگر ان میں سے کوئی جانتا کہ وہ چکنی ہڈی یا دو اچھے کھر پائے گا تو عشاء میں ضرور آتا''۔ مسلمانوں پر نماز باجماعت بھی واجب ہے اور مسجد کی حاضری بھی کیونکہ نور مجسم رحمت عالم سراپا اخلاق ﷺ تارکین جماعت کے گھر جلانے کا ارادہ فرما رہے ہیں۔ (منافقین عشاء اور فجر کی جماعت میں حاضر نہیں ہوتے تھے)۔

جماعت کا ترک کرنا گمراہی ہے:

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں ''جس کو یہ بات پسند ہو کہ کل اللہ جل جلالہ سے اسلام کی حالت میں ملے تو جہاں پانچوں نمازوں کی اذان دی جاتی ہے وہ پانچوں نمازوں کی حفاظت کرے۔ اس لئے کہ یہ پانچوں نمازیں ہدایت کی راہیں ہیں اور قسم میری زندگی کی اگر تم میں سے ہر کوئی گھر میں نماز پڑھ لے تو تم نے نبی کریم ﷺ کی سنت چھوڑ دی (جب تم نے اپنے نبی کریم ﷺ کی راہ چھوڑ دی) تو تم گمراہ ہو گئے اور بے شک ہم اپنے لوگوں کو دیکھتے تھے اور جماعت سے وہی پیچھے رہتا تھا جو کھلا منافق ہوتا اور میں نے دیکھا ایک شخص دو مردوں پر ٹیک لگائے آتا یہاں تک کہ صف میں داخل ہو جاتا''۔[۳] (یعنی بیماری میں بھی جماعت کو نہ چھوڑتا)

عذر کے بغیر گھر میں نماز پڑھنا:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول کریم ﷺ نے فرمایا: من سمع النداء فلم یاتہ فلا صلاۃ لہ الا من عذر[۴] (جو شخص اذان سنے پھر نماز پڑھنے کے لئے (مسجد میں) نہ آئے تو اس کی نماز نہ ہوگی مگر جب کوئی عذر ہو)

۲a مرآۃ جلد ۲ ص ۱۶۷، مشکوۃ ص ۹۵، سنن الکبری بیہقی جلد ۳ ص ۵۵، شرح السنۃ جلد ۲ ص ۳۶۷، مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر ۱۹۸۴-۱۹۸۸، جلد ۱ ص ۵۱۷-۵۱۸، مسلم جلد ۱ ص ۲۳۲۔ ۳ ابن ماجہ ص ۵۷، الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۲۶۰، مجمع الزوائد جلد ۲ ص ۳۹۔ ۴ ابن ماجہ ص ۵۸، سنن الکبری بیہقی جلد ۳ ص ۵۷، الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۲۷۲، مجمع الزوائد جلد ۲ ص ۴۲، شرح السنۃ جلد ۲ ص ۴۷۰، مشکوۃ حدیث نمبر ۱۰۷۷۔

دلوں پر مہر لگ جانا:

حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے (یہ دونوں فرماتے ہیں) ہم نے نبی کریم ﷺ سے سنا جبکہ آپ ﷺ منبر شریف پر جلوہ افروز تھے۔ آپ ﷺ فرمارہے تھے لینتہین اقوام عن ودعہم الجماعات او لیختمن اللہ علی قلوبہم ثم لیکونن من الغافلین [5] "لوگوں کو چاہئے نماز باجماعت ترک کرنے سے باز رہیں ورنہ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کے دلوں پر مہر کردے گا پھر وہ غافلوں میں سے ہو جائیں گے" (یعنی ان کے دلوں سے نور ایمان جاتا رہے گا اور ان کو عبادت کی لذت اور حلاوت حاصل نہ ہوگی یا عبادت کا اثر دلوں پر نہ ہوگا اور دل میں غفلت اور تاریکی بھر جائے گی)۔

پیاری جگہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول کریم ﷺ نے فرمایا: احب البلاد الی اللہ مساجدھا و ابغض البلاد الی اللہ اسواقہا [6] "اللہ تبارک وتعالیٰ کو آبادیوں میں سب سے پیاری جگہ مسجدیں ہیں اور بدترین جگہ وہاں کے بازار ہیں"۔

(کیونکہ مسجدوں میں اکثر ذکر اللہ کے لئے حاضری ہوتی ہے اور بازاروں میں اکثر جھوٹ، فریب، غیبت وغیرہ)۔

جنت میں مہمانی:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: من غدا الی المسجد او راح اعد اللہ لہ نزلہ من الجنۃ کلما غدا او راح [7] "جو شخص صبح و شام مسجد میں جائے گا اللہ تبارک وتعالیٰ جنت میں اس کے لئے مہمانی کا سامان بنائے گا"۔ (صبح و شام سے مراد ہے ہمیشگی یعنی جو ہمیشہ نماز کے لئے مسجد میں جانے کا عادی ہوگا اسے ہمیشہ

---

[5] ابن ماجہ ص ۵۱، مسند احمد جلد ۱ ص ۲۳۹، السنن الکبریٰ بیہقی جلد ۳ ص ۱۷۱، الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۲۰۱-۶، مشکوٰۃ ص ۶۸، مرآۃ جلد ۱ ص ۳۳۳، مسلم جلد ۱ ص ۲۳۶، صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر ۱۲۹۳، جلد ۲ ص ۲۶۹، السنن الکبریٰ بیہقی جلد ۳ ص ۶۵، شرح السنہ جلد ۲ ص ۱۱۰، کنز العمال حدیث نمبر ۲۰۷۱۹-۷، مشکوٰۃ ص ۶۸، مرآۃ جلد ۱ ص ۴۳۳، بخاری جلد ۱ ص ۹۱، مسلم جلد ۱ ص ۲۳۵، صحیح ابن خزیمہ جلد ۲ ص ۳۷۶، حدیث نمبر ۱۴۹۶، حلیۃ الاولیاء جلد ۳ ص ۲۲۹، قرطبی جلد ۶ جزء ۱۲ ص ۱۸۲، حدیث نمبر ۴۷۶، شرح السنہ جلد ۲ ص ۱۱۳۔

جنتی رزق ملے گا)۔

سات آدمیوں سے اللہ تبارک وتعالیٰ محبت فرماتا ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول کریم ﷺ نے فرمایا: سبعۃ یظلہم اللہ فی ظلہ یوم لا ظل الا ظلہ امام عادل و شاب نشأ فی عبادۃ اللہ و رجل قلبہ معلق بالمسجد اذا خرج منہ حتی یعود الیہ و رجلان تحابا فی اللہ اجتمعا علیہ و تفرقا علیہ و رجل ذکر اللہ خالیا ففاضت عیناہ و رجل دعتہ امراۃ ذات حسب و جمال فقال انی اخاف اللہ و رجل تصدق بصدقۃ فاخفہا حتی لا تعلم شمالہ ما تنفق یمینہ [8] "سات اشخاص وہ ہیں جنہیں اللہ تبارک وتعالیٰ اس دن اپنے سایہ میں رکھے گا جب اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا"۔

(۱) عدل وانصاف کرنے والا امام۔

(۲) وہ نوجوان جو اللہ تبارک وتعالیٰ کی عبادت میں جوانی گزارے۔

(۳) وہ شخص جس کا دل جب سے کہ وہ مسجد سے نکلے، مسجد میں لگا رہے، حتیٰ کہ مسجد میں لوٹ آئے۔

(۴) وہ دو اشخاص، جو اللہ تبارک وتعالیٰ کے لئے محبت کریں، جمع ہوں تو اسی کی محبت پر اور جدا ہوں تو اسی پر۔

(۵) وہ شخص جو تنہائی میں اللہ تبارک وتعالیٰ کو یاد کرے، تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوں۔

(۶) وہ شخص جسے، حسین وجمیل خاندانی عورت (برائی کے لئے) بلائے اور وہ کہے میں اللہ تبارک و تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔

(۷) اور وہ شخص جو چھپ کر خیرات کرے حتیٰ کہ اس کا بایاں ہاتھ نہ جانے کہ دایاں ہاتھ کیا دے رہا ہے۔

مسجد میں آنے والے سے اللہ تبارک وتعالیٰ خوش ہوتا ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

---

[8] بخاری جلد ۱ ص ۹۱، مسلم جلد ۱ ص ۳۳۱، مشکوٰۃ ص ۶۸، مرآۃ جلد ۱ ص ۴۳۵، مسند احمد جلد ۲ ص ۴۳۹، صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر ۳۵۸، جلد ۱ ص ۱۸۶، الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۲۱۷، ترمذی حدیث نمبر ۲۳۹۱، تلخیص الحبیر جلد ۳ ص ۱۱۵، شرح السنہ جلد ۲ ص ۱۱۶۔

ما توطن رجل مسلم المساجد للصلاة والذکر الا یتبشبش اللہ کما یتبشبش اھل الغائب بغائبہم اذا قدم علیہم ۹ ''جوکوئی مسلمان مسجد کو گھر بنادے (یعنی اکثر عبادت کے لئے وہاں رہے) نماز اور ذکر الٰہی کے لئے تو اللہ جل جلالہ اس سے ایسا خوش ہوتا ہے جیسے اس شخص کے گھر والے جو اپنے غائب شدہ بندے کے مل جانے اور واپس آنے پر خوش ہوتے ہیں''۔

دو رکعت نفل تحیۃ المسجد:

حضرت ابو قتادہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اذا دخل احدکم المسجد فلیرکع رکعتین قبل ان یجلس ۱۰ ''جب کوئی تم میں سے مسجد میں آئے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعات نفل (تحیۃ المسجد) پڑھ لے''۔

مسجد میں مومن کی شان:

مومن مسجد میں ایسے ہوتا ہے جیسے مچھلی سمندر یا دریا یا پانی میں اور منافق ایسے جیسے چڑیا پنجرے میں۔ اس لئے ہر صاحب ایمان کو نماز مسجد میں آ کر پڑھنی چاہئے کیونکہ مسجد میں آ کر نماز پڑھنا مومن کی شان اور واجب ہے اور نماز پڑھ کر بلا عذر فوراً چلے نہیں جانا چاہئے کیونکہ بندۂ مومن جب تک مسجد میں باوضو بیٹھا رہتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کے نوری فرشتے اس کے حق میں استغفار کرتے رہتے ہیں' درود بھیجتے رہتے ہیں اور اس کے لئے رحمت کی دعائیں کرتے رہتے ہیں۔

مسجد میں نماز کا درجہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول کریم ﷺ نے فرمایا: صلوۃ الرجل فی الجماعۃ تضعف علی صلاتہ فی بیتہ و فی سوقہ خمسا و عشرین ۱۱ ''مرد کی باجماعت نماز اس کے گھر یا بازار کی نماز پر پچیس گنا زیادہ ثواب رکھتی ہے''۔ ایک حدیث شریف میں ستائیس گنا ثواب کا بھی ذکر آتا ہے۔

یہاں بازار سے مراد دکان ہے نہ کہ بازار کی مسجد' مسجد کو چھوڑ کر جان بوجھ کر دکانوں' گھروں

۹ ابن ماجہ ص ۵۸' الترغیب والترہیب جلد ا ص ۲۱۸۔ ۱۰ بخاری جلد ا ص ۶۳' شرح السنۃ جلد ۲ ص ۱۲۲' مسلم جلد ا ص ۲۴۸' ترمذی جلد ا ص ۷۱۔ ۱۱ بخاری جلد ا ص ۸۹' مسلم جلد ا ص ۲۳۲' مشکوۃ ص ۶۸' مرآۃ جلد ا ص ۴۳۶' الترغیب والترہیب جلد ا ص ۲۰۶' کنز العمال حدیث نمبر ۲۰۲۷۱۔ ۲۰۲۷۲' شرح السنۃ جلد ۲ ص ۱۱۷' ابوداؤد' ابن ماجہ ص ۵۷' معجم الکبیر للطبرانی جلد ۱۰ ص ۱۰۴۔

یا کارخانوں میں نمازیں پڑھنا' رسول کریم ﷺ کی تعلیمات کے خلاف ہے۔

ایسے لوگوں سے بچنے کی ضرورت ہے جو مسجد کی بجائے کارخانے یا گھر میں نماز پڑھنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ یہ لوگ نبی کریم ﷺ کے فرامین' تعلیمات اور احکامات کے خلاف ہیں۔

مسجد میں آنے والوں کی شان:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص نماز پڑھنے کے لئے مسجد کی طرف چلے گا اور اس کا مقصد مسجد میں جا کر نماز پڑھنا ہے اس کے لئے یہ انعام ہے کہ وہ جو قدم مسجد کی طرف اٹھاتا ہے۔ رفعت لہ بہا درجۃ و حط عنہ بہا خطیئۃ فاذا صلی لم تزل الملائکۃ تصلی علیہ مادام فی مصلاہ اللہم صل علیہ اللہم ارحمہ ولا یزال احدکم فی صلوۃ ماانتظر الصلوۃ و فی روایۃ قال اذا دخل المسجد کانت الصلوۃ تحبسہ و زاد فی دعاء الملائکۃ اللہم اغفرلہ اللہم تب علیہ مالم یوذ فیہ ما لم یحدث فیہ ۱۲ ''اس کا ایک درجہ بلند ہوگا اور ایک گناہ معاف ہوگا پھر جب نماز پڑھے گا تو جب تک اپنی نماز کی جگہ میں رہے گا فرشتے اسے دعائیں دیتے رہیں گے یا اللہ اسے بخش دے یا اللہ اس پر رحم فرما اور (فرمایا) جب تک تم میں سے کوئی نماز کا انتظار کرتا ہے وہ نماز ہی میں رہتا ہے۔ ایک روایت میں ہے جب بندۂ مومن مسجد میں داخل ہوتا ہے اور نماز ہی اس کو روکتی ہے اور فرشتوں کی دعا میں یہ زیادہ ہے الٰہی اسے بخش دے' الٰہی اس کی توبہ قبول فرما جب تک کہ وہ ایذا نہ دے اور وضو نہ توڑے''۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اذا توضا احدکم فاحسن الوضوء ثم اتی المسجد لا ینہزہ الا الصلاۃ لا یرید الا الصلاۃ لم یخط خطوۃ الا رفعہ اللہ بہا درجۃ وحط عنہ بہا خطیئۃ حتی یدخل المسجد فاذا دخل المسجد کان فی صلاۃ ما کانت الصلاۃ تحبسہ ۱۳ (جب کوئی تم میں سے اچھی طرح وضو کرے پھر مسجد میں آئے اور سوائے نماز کے کوئی چیز اس کو نہ اٹھائے اور نہ ہی نماز کے سوا اور کوئی نیت ہو' تو وہ جو قدم اٹھائے گا ہر قدم کے بدلے اس کا ایک درجہ بلند ہوگا اور اس کا ایک گناہ مٹ جائے گا یہاں تک کہ وہ مسجد میں داخل ہو جائے پھر

۱۲ ایضاً و دارمی جلد ا ص ۱۹۲' قرطبی جلد ۶ جز ۱۲ ص ۱۸۲' ابن ماجہ ص ۵۸' کنز العمال حدیث نمبر ۲۰۲۱۷۔ ۲۰۲۱۹۔ ۲۰۲۲۲۔ ۱۳ ابن ماجہ ص ۵۶۔

جب تک اسے نماز روکے رہے گی وہ نماز ہی میں ہوگا۔ (یعنی اگر نماز کے انتظار میں بیٹھا رہے گا تو نماز کا ثواب ملتا رہے گا یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی عنایت ہے ہم کمزور وناتواں بندوں پر)۔

مسجد میں داخل ہونے کا طریقہ:

امام بخاری علیہ الرحمہ نے باب التیمن فی دخول المسجد وغیرہ (یعنی مسجد میں داخل ہوتے وقت اور دوسرے کاموں میں دائیں طرف سے شروع کرنا) میں لکھا ہے۔ کان ابن عمر یبدأ برجله الیمنیٰ فاذا خرج بدأ برجله الیسریٰ [۱۴] ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں قدم رکھتے جب وہاں سے نکلتے تو پہلے بایاں پاؤں نکالتے''۔ امام حاکم علیہ الرحمہ نے مستدرک میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ''جب تو مسجد میں جانے لگے تو سنت یہ ہے کہ پہلے دایاں پاؤں رکھے اور جب نکلنے لگے تو پہلے بایاں پاؤں نکالے''۔ (تیسیر الباری جلد ۱ ص ۳۰۰)

مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کی دعا:

حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: جب نبی کریم ﷺ مسجد میں داخل ہوتے تھے تو آپ ﷺ (امت کی تعلیم کے لئے) فرمایا کرتے تھے: بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ اللہم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک (اللہ تبارک وتعالیٰ کے نام سے اور سلام ہو رسول اللہ ﷺ پر، یا اللہ میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے) اور جب مسجد سے باہر نکلتے تو اس وقت پڑھتے

بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ اللہم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلک [۱۵] (اللہ تبارک وتعالیٰ کے اسم پاک سے اور سلام ہو اللہ تبارک وتعالیٰ کے رسول کریم ﷺ پر، یا اللہ میرے گناہ بخش دے اور اپنے فضل کے دروازے میرے لئے کھول دے)۔

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول کریم ﷺ نے فرمایا، جب کوئی تم میں سے مسجد میں جائے فلیسلم علی النبی ﷺ (تو نبی کریم ﷺ پر سلام بھیجے) اور پھر کہے اللہم افتح لی ابواب رحمتک [۱۶] (اے اللہ جل جلالک میرے

۱۴؎ بخاری جلد ۱ ص ۶۱ – ۱۵؎ ابن ماجہ ص ۵۶، مسند احمد جلد ۶ ص ۲۸۳، کنز العمال حدیث نمبر ۲۰۹۶۲، ۲۳۱۰۹، ۱۷ – ۱۶؎ ابن ماجہ ص ۵۶، مجمع الزوائد جلد ۲ ص ۳۲، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۲ ص ۴۴۱، مسلم، قرطبی جلد ۶ جز ۱۲ حدیث نمبر ۲۷۳، شرح السنۃ جلد ۲ ص ۱۲۴، ابوداؤد جلد ۱ ص ۷۵۔

لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے) اور جب مسجد سے نکلے تو کہے اللہم انی اسئلک من فضلک (اے اللہ جل جلالک میں تجھ سے تیرے فضل کا سوالی ہوں)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی روایت میں یہ بھی ہے کہ جب مسجد سے باہر آئے تو کہے اللہم اعصمنی من الشیطان الرجیم [۱۷] ''یا اللہ (جل جلالک)، مجھے شیطان مردود سے بچا''۔

گھر سے وضو کر کے آنے والے کے لئے ثواب:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول کریم ﷺ نے فرمایا: من خرج من بیته متطهرا الی صلوٰة مکتوبه فاجره ینصیبه کاجر الحاج المحرم و من خرج الی تسبیح الضحیٰ لا ینصیبه الا ایاه فاجره کاجر المعتمر و صلوٰة علی اثر صلوٰة لا لغو بینهما کتاب فی علیین [۱۸]

(۱) ''جو فرض نماز کے لئے اپنے گھر سے باوضو نکلے اس کا ثواب احرام باندھنے والے حاجی کی طرح ہے۔

(۲) جو چاشت کی نماز کے لئے باوضو نکلے اس کا ثواب عمرہ کرنے والے کی طرح ہے۔

(۳) جو ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے لئے نکلے جس کے درمیان کوئی بےہودہ بات نہ ہو اس کا (نامِ اعلیٰ) علیین میں لکھا جاتا ہے''۔

دوڑتے ہوئے جماعت میں شامل نہیں ہونا چاہئے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اذا اقیمت الصلوٰة فلا تاتوها و انتم تسعون واتوها تمشون و علیکم السکینة مما ادرکتم فصلوا وما فاتکم فاتموا [۱۹] (جب نماز کی تکبیر ہو تو تم دوڑتے ہوئے مت آؤ بلکہ (معمول کی چال سے) چلتے ہوئے آؤ اور اپنے اوپر اطمینان اور سکون کو

۱۷؎ ابن ماجہ ص ۵۶ – ۱۸؎ مشکوٰۃ ص ۷۰، الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۲۱۳، ۲۶۵، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۳ ص ۶۳، قرطبی جلد ۶ جز ۱۲ ص ۱۸۲، کنز العمال حدیث نمبر ۱۸۹۶۱، شرح السنۃ جلد ۲ ص ۱۱۸، مسند احمد جلد ۵ ص ۲۶۸، ابوداؤد جلد ۱ ص ۸۹ – ۱۹؎ ابن ماجہ ص ۵۶، مسلم جلد ۱ ص ۵۲۰، بخاری جلد ۱ ص ۱۲۴، ترمذی جلد ۱ ص ۷۵، مسند احمد جلد ۲ ص ۲۷۰، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۲ ص ۲۹۷، مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر ۳۱۰۲، صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر ۱۵۰۵، شرح السنۃ جلد ۲ ص ۹۱، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۶۸۶، نصب الرایۃ جلد ۲ ص ۲۰۰، تلخیص الحبیر جلد ۲ ص ۲۸۔

لازم کرلو پھر جتنی نماز تم کو ملے اس کو پڑھ لو اور جتنی جاتی رہے اس کو بعد میں پورا کرلو)۔

دور سے آنے والے کا ثواب:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا الابعد فالابعد من المسجد اعظم اجرا ۲۰ ''جس شخص کا مکان مسجد سے زیادہ دور ہے اس کو زیادہ ثواب ہے پھر جس شخص کا مکان اس سے بھی زیادہ دور ہے اس کو اور زیادہ ثواب ہے'' (اسی طرح جتنی دوری بڑھتی جائے گی ثواب زیادہ ہوتا جائے گا)۔

مسجدیں جنت کے باغ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اذا مررتم بریاض الجنة فارتعوا قیل یا رسول اللہ وما ریاض الجنة؟ قال المساجد ۲۱ ''جب جنت کے باغوں میں سے گزرو تو وہاں سے کچھ کھایا کرو۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) جنت کے باغ کیا ہیں؟ فرمایا مسجدیں جنت کے باغ ہیں''۔

[المعجم الکبیر للطبرانی میں مجالس العلم (علم کی مجالس) کو جنت کے باغ فرمایا ہے (جلد ۱۱ ص ۷۸ حدیث نمبر ۱۱۱۵۹) درمنثور میں حلق الذکر (ذکر کے حلقے) کو جنت کا باغ لکھا گیا ہے (درمنثور جلد ۱ ص ۳۶۸)]

جنت کے میوے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول کریم ﷺ نے فرمایا جب جنت کے باغوں میں سے گزرو تو وہاں چرا کرو (میوے کھاؤ) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) جنت کے باغ کیا ہیں؟ فرمایا، اللہ تبارک وتعالیٰ کی مسجدیں جنت کے باغ ہیں۔ عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) جنت کے میوے کیا ہیں؟ فرمایا جنت کے میوے یہ ہیں: (۱) سبحان اللہ (۲) الحمدللہ (۳) لا الہ الا اللہ اور (۴) اللہ

۲۰ ابن ماجہ ص ۵۷۔ ۲۱ مسند احمد جلد ۳ ص ۱۵۰، مجمع الزوائد جلد ۸ ص ۱۲۶، مشکوٰۃ ص ۷۰، ترمذی حدیث نمبر ۳۵۰۹، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۱ ص ۳۲۲، حلیۃ الاولیاء جلد ۶ ص ۳۵۴، کنزالعمال حدیث نمبر ۱۸۸۴-۳۹-۲۰۷، الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۱۱۲۔

اکبر ۲۲

مسجد میں آکر مذکورہ اذکار کرنا ایسے ہے جیسے جنت کے میوے کھانا۔

جامع مسجد میں ایک نماز ۵۰۰ نمازوں کے برابر ہے:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول کریم ﷺ نے فرمایا: صلوة الرجل فی بیته بصلوة و صلوته فی مسجد القبائل بخمس و عشرین صلوة و صلوته فی المسجد الذی یجمع فیه بخمس مائة صلوة و صلوته فی المسجد الاقصی بخمسین الف صلوة و صلوته فی مسجدی بخمسین الف صلوة و صلوته فی المسجد الحرام بمائة الف صلوة ۲۳ ''مرد کی نماز اپنے گھر میں ایک نماز ہے اور قبیلے کی مسجد میں پچیس نمازیں اور جس مسجد میں جمعۃ المبارک پڑھایا جاتا ہے اس میں ایک نماز پانچ سو نمازوں کے برابر ہے اور مسجد اقصیٰ میں ایک نماز پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے اور میری مسجد (مسجد نبوی شریف) میں بھی ایک نماز پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے اور مسجد حرام میں ایک نماز ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے''۔

مسجد میں درس سننے والوں پر رحمت برستی ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول کریم ﷺ نے فرمایا: من نفس عن مومن کربة من کرب الدنیا نفس الله عنه کربة من کرب یوم القیامة و من یسر علی معسر یسرالله علیه فی الدنیا والاخرة و من ستر مسلما ستره الله فی الدنیا والاخرة والله فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیه و من سلک طریقا یلتمس فیه علما سهل الله به طریقا الی الجنة وما اجتمع قوم فی بیت من بیوت الله یتلون کتاب الله و یتدارسونه بینهم الا نزلت علیهم السکینة و غشیتهم الرحمة و حفتهم الملائکة و ذکرهم الله فی من عنده ومن بطابه عمله

۲۲ مشکوٰۃ ص ۷۰، ترمذی حدیث نمبر ۳۵۰۹، مسند احمد جلد ۳ ص ۱۵۰، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۱ ص ۳۲۲، مجمع الزوائد جلد ۱ ص ۱۲۶، الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۱۱۲، حلیۃ الاولیاء جلد ۶ ص ۳۵۴-۲۶۸، کنزالعمال حدیث نمبر ۱۸۸۴-۳۹-۲۰۷۔ ۲۳ الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۱۲۵، مشکوٰۃ ص ۷۲، ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۴۱۳، قرطبی جلد ۸ جز ۱۵ ص ۱۱ حدیث نمبر ۱۳، کنزالعمال حدیث نمبر ۲۰۲۲۳، مرآۃ جلد ۱ ص ۴۶۴۔

لـم يسـرع بـه نسبـه ۲۴ ''جوکسی مسلمان کو دنیاوی تکلیف سے رہائی دے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے قیامت کے دن کی مصیبت دور فرمائے گا اور جو کسی تنگی والے پر آسانی کرے گا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ دین و دنیا میں اس پر آسانی فرمائے گا اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ جل شانہ دین و دنیا میں اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ بندے کی مدد میں رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد پر رہے جو تلاش علم میں کوئی راستہ طے کرے تو اس کی برکت سے اللہ جل جلالہ اس پر جنت کا راستہ آسان کر دے گا اور کوئی قوم اللہ کے گھروں (مسجدوں) میں سے کسی گھر (مسجد) میں قرآن مجید پڑھنے اور آپس میں قرآن (مجید کی تعلیم) سیکھنے سکھانے جمع نہیں ہوتی مگر ان پر دل کا سکون نازل ہوتا ہے اور انہیں رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے گھیر لیتے ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ اسے اس جماعت میں یاد کرتا ہے جو اس کے پاس ہے جسے عمل پیچھے کر دے اسے نسب نہیں بڑھا سکتا''۔

مسجد میں بیٹھے رہنے کی فضیلت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ان رسول اللہ ﷺ قال الملائكة تصلى على احدكم ما دام فى مصلاه الذى يصلى فيه مالم يحدث او يتيم اللهم اغفرله اللهم ارحمه ۲۵ ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فرشتے اس شخص کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں جو تم میں سے اپنے مصلے پر بیٹھا رہتا ہے جہاں اس نے نماز پڑھی ہے (فرشتوں کی دعا اس وقت تک جاری رہتی ہے) جب تک اس کا وضو قائم رہتا ہے وضو ٹوٹتا نہیں یا وہ شخص وہاں سے اٹھ نہیں جاتا فرشتے یوں دعا کرتے ہیں: اللهم اغفرله اللهم ارحمه (اے اللہ جل جلالک اس کو بخش اے اللہ جل شانک اس پر رحم فرما)

نابینے کو مسجد میں آنے کا حکم:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک نابینا شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میرے پاس کوئی لانے والا نہیں جو مجھے مسجد میں لائے۔ اس نے نبی کریم ﷺ سے اجازت چاہی کہ اسے اپنے گھر ہی میں نماز پڑھ لینے کی اجازت دی جائے رسول کریم ﷺ نے اسے اجازت عطا فرما دی۔ جب اسے

۲۴ مشکوٰۃ ص ۳۲ ترمذی حدیث نمبر ۱۴۲۵ مسلم جلد ۱ ص ۳۴۵ کتاب الذکر والدعا مسند احمد جلد ۲ ص ۲۵۲ مجمع الزوائد جلد ۸ ص ۱۹۲ شرح السنۃ جلد ۱ ص ۲۲۱ البدایۃ والنہایۃ جلد ۱ ص ۵۳ کنز العمال حدیث نمبر ۲۳۵۶۰ ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۲۵ — ۲۵ ابوداؤد جلد ۱ ص ۴۷ ابن ماجہ ص ۵۸ بخاری جلد ۱ ص ۹۰ السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۲ ص ۱۸۶ مسند احمد جلد ۲ ص ۲۸۶ - ۳۱۲ حلیۃ الاولیاء جلد ۸ ص ۱۳۲۔

اجازت ملی تو (اٹھا اور اکیلا ہی گھر کی طرف) جانے لگا۔ نبی کریم ﷺ نے اس کو بلایا اور فرمایا هل تسمع النداء بالصلوة قال نعم قال فاجب ۲۶ ''کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو عرض کیا جی ہاں! فرمایا قبول کرو''۔ یعنی موذن کے بلاوے کو قبول کرو اور مسجد میں حاضر ہو جاؤ۔ (ہر بیماری عذر نہیں جو جماعت یا مسجد کی حاضری کو معاف کر دے بلکہ وہ بیماری عذر ہے جس سے مسجد میں آنا ناممکن یا بہت مشکل ہو جائے)۔

سفر سے واپسی اور مسجد:

حضرت امام بخاری علیہ الرحمہ نے کتاب الصلوٰۃ میں ایک باب باندھا ہے ''باب الصلاة اذا قدم من سفر'' یعنی باب کہ جب سفر سے آئے تو نماز پڑھنا'' (سنت مبارکہ یہ ہے کہ آدمی جب سفر کر کے اپنے گھر کو آئے تو گھر میں آنے سے پہلے مسجد میں دو رکعتیں نفل پڑھ کر گھر میں جائے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکریہ ادا کرے کہ اسے مع الخیر سفر سے واپس لایا گھر پہنچایا)۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کان النبی ﷺ اذا قدم من سفر بدأ بالمسجد فصلى فيه ۲۷ نبی کریم ﷺ جب سفر سے (لوٹ کر مدینہ منورہ میں) تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں جاتے وہاں نماز ادا فرماتے۔

۲۶ مشکوٰۃ ص ۹۵ السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۳ ص ۵۷ ابن ماجہ حدیث نمبر ۷۹۲ ابوداؤد حدیث نمبر ۵۵۲ — ۲۷ بخاری جلد ۱ ص ۶۳ مسند احمد جلد ۳ ص ۴۵۵ مجمع الزوائد جلد ۴ ص ۲۶۲ ابو داؤد حدیث نمبر ۲۷۷۳ سنن نسائی جلد ۱ ص ۱۱۹۔

امام اور امامت

امام کے معنی ہیں پیشوا، رہبر، الامامہ یعنی آگے ہونا- امام وہ شخص ہے جو آگے ہو- امام اس دھاگے کو بھی کہتے ہیں جس سے معمار دیکھتے ہیں کہ دیوار کی تمام اینٹیں ایک سیدھ میں آ رہی ہیں یا نہیں- عربی میں اس آلے کو فادن اور ہمارے ہاں اسے ''ساھل'' کہتے ہیں- اس سے ''امام'' کا صحیح تصور سامنے آ سکتا ہے- امام اپنے منصب اور مرتبہ کے لحاظ سے وہ شخصیت ہے جس پر قوم کی سیدھائی کا انحصار ہے- امام نے قوم کو سیدھا کرنا ہوتا ہے- ٹیڑھے پن کو سیدھائی میں تبدیل کرنے کے لئے جو آداب ہیں انہیں بروئے کار لانا اس کے فرائض منصبی میں سے ہے-

یہاں امام اور امامت سے اس ذات اور مرتبے کا بیان مقصود ہے جو نماز میں اہل ایمان کی رہنمائی اور پیشوائی کرتا ہے- اسے امامت صغریٰ بھی کہتے ہیں- دنیا کی پیشوائی اور اہل جہاں کے معاملات کی قیادت کو امامت کبریٰ کہتے ہیں- کون شخص امامت کے لئے مناسب، مستحق اور افضل ہے؟

امامت کے لئے سب سے پہلی شرط ''صاحب ایمان'' ہونا ہے- جو شخص صاحب ایمان نہ ہو مسلمانوں کا امام نہیں ہو سکتا- اعتقادی لحاظ سے صحیح الذہن، صاحب ایمان ہی امامت کا حقدار ہے- جب صاحب ایمان کہا جاتا ہے تو اس سے مراد وہ شخص ہوتا ہے جو دل و جان سے اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات وصفات پر ایمان رکھتا ہو اور نبی کریم ﷺ کی ذات اور صفات کو تسلیم کرتا ہو کسی زاویے سے بھی رسول کریم ﷺ پر اور آپ ﷺ کی صفات پر اعتراض نہ کرتا ہو اور مخلوق میں، ساری کائنات میں، یہاں تک کہ اپنے والدین اور اولاد سے بڑھ کر آپ ﷺ کی عقیدت واحترام رکھتا ہو- رسول کریم ﷺ سے ایسے عشق ومحبت رکھتا ہو جیسے جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم رکھتے تھے جو آپ سرکار ﷺ کے نورانی لعاب دہن مبارک اور اعضائے وضو سے لگے ہوئے مقدس پانی کا بھی احترام کرتے تھے- نیز رسول کریم ﷺ کے تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی دل و جان سے محبت کرتا ہو، کسی کے خلاف زبان طعن نہ کھولتا ہو- اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم بشمول ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن اور تمام اولیاء کرام و بزرگان دین رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا احترام و تعظیم کرتا ہو- قرآن مجید، تمام انبیاء کرام علیہم السلام، تمام آسمانی کتب اور صحیفوں پر بلا چون و چرا یقین رکھتا ہو- ملائکہ علیہم السلام اور آخرت کے دن اور تقدیر پر اس کا اعتقاد درست ہو-

برخلاف اس کے جو شخص نبی کریم ﷺ کی ذات وصفات، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم، اہل بیت عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور بزرگان دین، اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم کے خلاف زبان طعن دراز

کرتا ہو وہ شخص اہل ایمان کی امامت کے لائق نہیں اور اہل ایمان کو ایسے غلط امام کی امامت میں نماز پنجگانہ ہرگز ہرگز ادا نہیں کرنی چاہئے-

درس عبرت کے لئے ایک امام کا واقعہ ملاحظہ ہو!

حضرت سائب ابن خلاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے ہیں، فرماتے ہیں ایک شخص نے ایک قوم کی (نماز میں) امامت کی اور (نماز کی حالت میں اس نے) قبلہ شریف کی طرف تھوک دیا- رسول کریم ﷺ اس کو دیکھ رہے تھے- جب وہ امام نماز پڑھا کر فارغ ہوا تو رسول کریم ﷺ نے اس قوم کو فرمایا: لا یصلی لکم فاراد بعد ذلک ان یصلی لہم فمنعوہ فاخبروہ بقول رسول اللہ ﷺ فذکر ذلک لرسول اللہ ﷺ فقال نعم و حسبت قال انک قد اذیت اللہ و رسولہ[1] ''آئندہ یہ تمہیں نماز نہ پڑھائے اس کے بعد اس نے نماز پڑھانی چاہی لوگوں نے روک دیا اور نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کے فرمان مقدس سے اسے آگاہ کیا اس نے یہ واقعہ نبی کریم ﷺ سے عرض کیا (یعنی حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا کہ کیا آپ ﷺ نے میری امامت پر پابندی لگا دی ہے؟) تو آپ ﷺ نے فرمایا ہاں! (راوی کہتے ہیں) آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ تو نے اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے پیارے رسول کریم ﷺ کو اذیت پہنچائی ہے''-

ان امام صاحب کا قبلہ مبارک کی طرف تھوکنا کعبہ مکرمہ کی بے ادبی تھا اس لئے رسول کریم ﷺ نے اس سے خطاب بھی نہ کیا کہ وہ خطاب کے لائق ہی نہ رہا- جب کعبۃ اللہ کا بے ادب لائق امامت نہیں تو رسول کریم ﷺ کا بے ادب اور آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والا کیسے امامت کے لائق ہو سکتا ہے؟ خیال رہے یہ امام صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے، انہوں نے ارادتاً ایسے نہیں کیا تھا بلکہ اتفاقیہ ان سے یہ خطا سرزد ہوئی- جب اتفاقاً خطا پر امامت سے معزول کر دیئے گئے تو جو جان بوجھ کر بے ادبی اور بدتمیزی کرے وہ کیسے امام ہونے کے لائق ہو سکتا ہے؟ رسول کریم ﷺ نے امامت کے منصب پر فائز صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لاپرواہی اور اتفاقی غلطی کو امامت کے منصب کے مطابق درست نہ جانا حالانکہ کوئی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاسق نہیں- اس کے باوجود ان کا قبلہ شریف کی طرف غلطی سے تھوکنا اللہ تبارک وتعالیٰ اور نبی کریم ﷺ کی ایذا کا سبب بنا- جب کہ اس امام صاحب نے ارادتاً اللہ تبارک وتعالیٰ اور رسول کریم ﷺ کو ایذا دینے کے لئے ایسا نہیں کیا تھا-

---

[1] مشکوٰۃ ص ۷۱، ابو داؤد جلد ۱ ص ۶۹، فتح الباری جلد ۱ ص ۶۶۹ (طبع جدید)-

ظاہر یہ ہے کہ اس امام صاحب نے توبہ کر لی ہوگی اور امامت پر دوبارہ بحال کر دیئے گئے ہوں-

آج کل آزاد خیال اور بد مذہب لوگ کہتے ہیں کہ ہر امام کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے-ان سے پوچھا جا سکتا ہے کہ اگر کوئی امام کسی شخص کی بیوی کو اغوا کر لے یا شراب پیتا ہوا یا جوا کھیلتا ہوا پکڑا جائے یا کسی مسجد کے صدر کے خلاف ہو جائے تو کیا ایسے شخص کے پیچھے بھی نماز ہو جاتی ہے؟ جبکہ حال یہ ہے کہ اگر کوئی امام مسجد کمیٹی کے صدر کے خلاف تقریر کرے یا مسجد کی انتظامیہ کے خلاف ہو تو وہ مسجد کی امامت سے برخاست کر دیا جاتا ہے اور کئی لوگ امام کے ساتھ ذاتی رنجش اور مخالفت کی وجہ سے مسجد میں آنا چھوڑ دیتے ہیں-لیکن فتویٰ یہ دیتے ہیں کہ ہر امام کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے-مقام عبرت ہے-جب اپنی ذات کا معاملہ آئے تو لوگ امام کو مسجد سے نکال دیتے ہیں لیکن اگر کوئی امام نبی کریم ﷺ، صحابہ کرام یا اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور بزرگان دین رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی شان میں بے ادبی اور گستاخی کرے تو آزاد خیال، بے راہ رو اور بد مذہب لوگ یہ کہتے ہیں یار نماز ہی پڑھنی ہے، ہماری نماز ہو جاتی ہے-ان سے پوچھو کہ اے لوگو! تمہاری والدہ صاحبہ یا والد صاحب کے خلاف تقریر کرنے والے امام کے پیچھے نماز کیوں نہیں ہوتی اس کی کیا وجہ ہے؟ ماں باپ بڑے ہیں کہ نبی کریم ﷺ- فاعتبروا یا اولی الابصار - نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں امام صاحب اور منصب امامت کی اہمیت اور اہلیت کا جاننا ہر صاحب ایمان کے لئے ضروری ہے-

حدیث نمبر ا: حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یؤم القوم اقراء ہم لکتاب اللہ تعالی فان کانوا فی القراۃ سواء فاعلمہم بالسنۃ فان کانوا فی السنۃ سواء فاقدمہم ہجرۃ فان کانوا فی الہجرۃ سواء فاقدمہم سنا ولا یومن الرجل الرجل فی سلطانہ و لا یقعد فی بیتہ علی تکرمتہ الا باذنہ و فی روایۃ لہ ولا یومن الرجل الرجل فی اہلہ[۲]

"(۱) قوم کی امامت وہ شخص کرے جو کتاب اللہ کا زیادہ قاری ہو-(۲) اگر قرأت میں سب برابر ہوں تو پھر سنت مبارکہ کا سب سے زیادہ جاننے والا-(۳) اگر سنت مبارکہ میں سب برابر ہوں تو پھر پہلے ہجرت کرنے والا-(۴) اگر ہجرت کرنے میں سب برابر ہوں تو پھر زیادہ عمر رسیدہ شخص- کوئی شخص کسی شخص کی ولایت کی جگہ امامت نہ کرے اور نہ اس کے گھر میں اس کی اجازت کے بغیر اعلیٰ مقام پر

۲ مشکوٰۃ ص ۱۰۰، ابوداؤد جلد ا ص ۹۳، نسائی جلد ا ص ۱۲۶، مسند احمد جلد ۳ ص ۱۶۳، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۳ ص ۹۰، المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۱۷ ص ۲۲۳، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ا ص ۳۷۸-

بیٹھے-اور مسلم کی دوسری روایت میں ہے کہ کوئی شخص کسی شخص کی اس کے گھر میں امامت نہ کرے"-

مسئلہ: امام قرآن مجید کو تجوید کے اصولوں کے مطابق زیادہ عمدہ اور بہتر پڑھنے اور مخارج و حروف اور صفات اور اس کے قواعد و قوانین کا زیادہ خیال رکھنے والا ہو مگر اس کے باوجود نماز کے ارکان اور ضروری مسائل اور احکام کا عالم بھی ہو-

فقہائے کرام نے فرمایا ہے کہ وہ احادیث مبارکہ جو قرآن مجید اچھا پڑھنے والے کی فوقیت اور افضلیت پر دلالت کرتی ہیں ان کی دلالت اس بنا پر ہے کہ دور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں اچھا قاری علم میں بھی افضل اور اعلیٰ ہوتا تھا کیونکہ وہ حضرات قرآن مجید سیکھنے کے ساتھ ساتھ احکام کا علم بھی حاصل کرتے تھے-اس وجہ سے اچھے قاری کو امامت کے لئے افضل قرار دیا گیا مگر ہمارے دور میں ایسا نہیں ہے اس لئے ہمارے دور میں زیادہ علم رکھنے والے کو امامت کے لئے افضل اور بہتر قرار دیا گیا ہے-حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ایک روایت کے مطابق حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک زیادہ علم والا اور زیادہ فقہ جاننے والا صرف اچھی قرأت جاننے والے سے فوقیت رکھتا ہے کیونکہ قرأت کی تو نماز کے صرف ایک رکن میں ضرورت ہے مگر علم کی تمام ارکان میں ضرورت ہے- (اشعۃ اللمعات جلد ۲ ص ۴۱۸ مترجم)

علماء کرام نے یہ بھی کہا ہے کہ بہترین دلیل جس سے ثابت ہوتا ہے کہ زیادہ علم والا امام بننے کے زیادہ لائق ہے یہ ہے کہ حضور ﷺ جب صاحب فراش تھے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نماز کی امامت کے لئے آگے کیا گیا حالانکہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بڑھ کر قاری موجود تھے- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس لئے امامت کے لئے فرمایا گیا کہ وہ کتاب و سنت میں سب سے بڑھ کر عالم تھے-

دلیل اول حضور ﷺ کا یہ ارشاد مبارک ہے کہ

"اقراء کم ابی" "تم سے بڑھ کر قاری ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے اور دلیل ثانی حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے "کان ابوبکر اعلمنا" یعنی سب سے بڑے عالم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امامت کا واقعہ رسول کریم ﷺ کے ظاہری زمانہ حیات کا آخری واقعہ ہے- (اشعۃ اللمعات جلد ۲ ص ۴۱۹)

اگر علم، قرأت اور زہد و ورع اور تقویٰ میں سب برابر ہوں تو پھر وہ امامت کرے جو عمر میں سب سے بڑا ہو-علمائے کرام نے کہا ہے اگر عمر میں برابر ہوں تو پھر وہ امامت کرے جو ان سب سے زیادہ خوش شکل اور حسین و جمیل ہو اور اگر شکل و صورت میں بھی سب برابر ہوں تو پھر وہ امامت کا زیادہ اہل ہے

کہ جو ان میں زیادہ شریف النسب ہو پھر اگر ان سب مذکورہ امور میں برابر ہوں تو پھر امامت کے لئے قرعہ اندازی کریں یا قوم جسے امام بنا لے۔(اشعۃ اللمعات جلد۲ص۴۱۹مترجم)

موذن متقی اور امام قاری:

حدیث نمبر۲: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: لیوذن لکم خیارکم و لیومکم قراءکم [۳] "تم میں سے اذان وہ دیں جو تم میں سے بہترین لوگ ہوں اور تمہاری امامت وہ کرائے جو تم میں سے زیادہ قاری ہو"۔

"موذن میں عالم ہونے کی قید نہیں مگر موذن دوسرے کے علم سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ جبکہ امام دوران نماز دوسرے کے علم سے استفادہ نہیں کر سکتا۔ حضور ﷺ نے اذان کے لئے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منتخب فرمایا حالانکہ علماء صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم موجود تھے"۔

تین نمازی اور ایک امام:

حدیث نمبر۳: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اذا کانوا ثلاثۃ فلیومہم احدھم و احقہم بالامامۃ اقرأھم [۴] "جب تین آدمی ہوں تو ان میں سے ایک امام بن جائے ان میں امامت کا زیادہ حق دار قاری ہے (جو قرآن مجید اچھا پڑھتا ہو)"۔

مسئلہ: اگرچہ قاری عالم کا امام بننا افضل ہے لیکن اگر ان کے سوا کوئی اور بھی امام بن گیا تو نماز ہو جائے گی اس سے معلوم ہوا کہ افضل کے ہوتے ہوئے مفضول کا امام بننا جائز ہے۔ اس جگہ صاحب مرقاۃ حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ اگرچہ مفضول امام بن جائے مگر افضل پیچھے رہ کر بھی اس سے افضل ہے۔ دیکھو حضرت بلال جنت میں حضور ﷺ سے آگے جائیں گے مگر حضور ﷺ کے غلام بن کر۔(مرآۃ جلد۲ص۱۹۷)۔

نابینا امام کی امامت جائز ہے:

حدیث نمبر۴: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں استخلف رسول اللہ ﷺ ابن ام مکتوم یؤم الناس وھو اعمی [۵] "رسول کریم ﷺ نے

[۳] مشکوۃ ص۱۰۰ ابوداؤد جلد۱ص۹۲ ابن ماجہ حدیث نمبر۷۲۶ السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۱ص۴۲۶ المعجم الکبیر للطبرانی جلد۱۱ص۱۹۰ شرح السنۃ جلد۲ص۴۰۰۔ [۴] مشکوۃ ص۱۰۰ مسلم جلد۱ص۲۳۶ مصنف ابن ابی شیبہ جلد۱ص۳۷۸ صحیح ابن خزیمہ جلد۳ص۴ حدیث نمبر۱۵۰۸ السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۳ص۶۹۔ [۵] ابوداؤد جلد۱ص۹۵ مشکوۃ ص۱۰۰۔

حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نماز میں اپنا نائب مقرر کیا تا کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں حالانکہ وہ نابینا تھے"۔ اس حدیث شریف سے اس امر کی دلیل ہے کہ ایک نابینا شخص کو امام بنانا بلا کراہت جائز ہے۔

واقعہ: جب سرکار کائنات ﷺ غزوۂ تبوک میں تشریف لے گئے تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدینہ منورہ کی حفاظت اہل و عیال کی نگہداشت اور دشمنوں کے انتظام کا خلیفہ اور حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نماز کی امامت کا خلیفہ بنا گئے۔ چونکہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اتنی ذمہ داریوں کے ہوتے ہوئے امامت کے فرائض انجام نہیں دے سکتے تھے اس لئے آپ پر پابندی نہیں لگائی گئی اور چونکہ باقی لوگوں میں حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برابر کوئی عالم نہ تھا اس لئے باوجود نابینا ہونے کے انہیں امام بنایا گیا۔

فاسق و فاجر امام کی امامت:

حدیث نمبر۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول کریم ﷺ نے فرمایا الجہاد واجب علیکم مع کل امیر برا کان او فاجرا و ان عمل الکبائر والصلوۃ واجبۃ علیکم خلف کل مسلم برا کان او فاجرا و ان عمل الکبائر والصلوۃ واجبۃ علی کل مسلم برا کان او فاجرا و ان عمل الکبائر [۶] "تم پر جہاد واجب ہے ہر امیر کے ساتھ چاہے نیک ہو یا بد اگرچہ گناہ کبیرہ کرے اور ہر مسلمان کے پیچھے تم پر نماز واجب ہے نیک ہو یا بد اگرچہ گناہ کبیرہ کرے اور مسلمان کی نماز جنازہ واجب ہے نیک ہو یا بد اگرچہ گناہ کبیرہ کرے"۔

فقہاء فرماتے ہیں فاسق کو امام بنانا منع ہے لیکن اگر وہ امام بن چکا ہو تو اس کے پیچھے نماز جائز ہے۔ خیال رہے فاسق سے مراد بدعمل ہے نہ کہ بدمذہب بدعقیدہ بے ادب اور گستاخ۔ اگر امام نبی کریم ﷺ یا صحابہ کرام اور اہلبیت عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان میں گستاخی کرنے والا ہے تو اس قسم کے امام کے پیچھے ہرگز نماز جائز نہیں۔ نیز اگر فاسق نمازی یا امام نماز میں کوئی ایسی بدعملی کر رہا ہو جس سے خود اس کی نماز مکروہ تحریمی ہو رہی ہو تو اس کے پیچھے بھی نماز جائز نہیں جیسے سونا ریشم پہن کر داڑھی منڈوا کر کیونکہ جو نماز مکروہ تحریمی فعل کے ساتھ ادا کی جائے گی اس کا لوٹانا واجب ہے۔
(مرآۃ جلد۲ص۲۰۰)

[۶] مشکوۃ ص۱۰۰ ابوداؤد حدیث نمبر۲۵۳۳ السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۳ص۱۲۱ دارقطنی جلد۲ص۵۶ نصب الرایہ جلد۲ص۲۷۔

امام کی ذمہ داری:

نماز میں لوگوں کی امامت کرنے والوں کو مقتدیوں کے حالات کا خیال رکھنا چاہئے کہیں لوگ نماز باجماعت سے دور نہ ہو جائیں نمازوں میں بہت لمبی لمبی سورتیں نہیں پڑھنی چاہئیں۔ کیونکہ مقتدیوں میں بیمار بھی ہوتے ہیں بوڑھے اور کام کاج کرنے والے لوگ بھی۔لہذا نماز کو مناسب مقدار سے زیادہ لمبا نہیں کرنا چاہئے اور نہ ہی ٹھونگیں ماریں۔ واضح ہو کہ نماز کے ہلکا کرنے اور لمبا نہ کرنے سے مراد یہ نہیں کہ قرأت اور تسبیحات میں آداب وسنن کو ترک کر دیا جائے بلکہ نماز کے فرائض و واجبات اور آداب وسنن کا دھیان رکھا جائے۔ اس سے مراد یہ ہے قدر کفایت پر اکتفا کیا جائے۔ مثلاً تسبیحات میں قدر کفایت یہ ہے کہ تین بار کہنے پر کفایت کرے۔قومہ وجلسہ کی رعایت کرے۔ احادیث مبارکہ میں اکثر وبیشتر تخفیف سے مراد قرأت میں تخفیف ہے۔

احادیث مبارکہ ملاحظہ ہوں:

(۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول کریم ﷺ نے فرمایا

اذا صلی احدکم للناس فلیخفف فان فیہم السقیم والضعیف والکبیر و اذا صلی احدکم لنفسہ فلیطول ماشاء ۷ "جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی کرے کہ ان میں بیمار کمزور اور بوڑھے بھی ہیں اور جب اکیلے نماز پڑھے تو جتنی چاہے دراز کرے"۔

رسول کریم ﷺ کی ناراضگی:

حضرت قیس ابن حازم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھے حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) اللہ کی قسم میں فلاں کی وجہ سے نماز فجر سے پیچھے رہتا ہوں کیونکہ وہ (نماز کو) بہت دراز کرتے ہیں (فرماتے ہیں) میں نے نبی کریم ﷺ کو اس دن سے زیادہ کسی وعظ میں غضبناک نہ دیکھا پھر فرمایا:

ان منکم منفرین فایکم ما صلی بالناس فالیتجوز فان فیہم الضعیف والکبیر و ذاالحاجۃ ۸ "تم میں سے بعض نفرت والے ہیں جو کوئی بھی لوگوں کو نماز پڑھائے وہ مختصر کرے کیونکہ جماعت میں کمزور بوڑھے اور کام کاج والے بھی ہوتے ہیں"۔

---

۷ مشکوۃ ص ۱۰۱۔مسند احمد جلد ۲ ص ۴۸۶ السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۳ ص ۱۱۵ شرح السنۃ جلد ۲ ص ۴۰۵ بخاری جلد ۱ ص ۹۷ ابوداؤد جلد ۱ ص ۱۲۳ مصنف عبدالرزاق جلد ۲ ص ۳۶۲ ۔ ۸ شرح السنۃ جلد ۲ ص ۴۰۵ مشکوۃ ص ۱۰۱ بخاری جلد ۱ ص ۹۷ مسلم جلد ۱ ص ۱۸۸۔

آخری عہد:

حضرت عثمان ابن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول کریم ﷺ نے مجھ سے جو آخری عہد لیا وہ یہ تھا: اذا اممت قوما فاخف بہم الصلوۃ ۹ "جب تم کسی قوم کی امامت کرو تو انہیں ہلکی نماز پڑھاؤ"۔

آپ سرکار ﷺ کی نماز:

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں:

انی لادخل فی الصلوۃ و انا ارید اطالتہا فاسمع بکاء الصبی فاتجوز فی صلوتی مما اعلم من شدۃ وجد امہ من بکانہ ۱۰ "میں نماز شروع کرتا ہوں اور اسے دراز کرنا چاہتا ہوں کہ بچے کے رونے کی آواز سن لیتا ہوں تو میں نماز میں اختصار کرتا ہوں کیونکہ اس کے رونے سے اس کی ماں کی سخت گھبراہٹ جان لیتا ہوں"۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اس طرح کی روایت ہے فرماتے ہیں میں نے کسی امام کے پیچھے ایسی نماز نہیں پڑھی جیسی نماز رسول کریم ﷺ کے پیچھے۔ جو ہلکی اور زیادہ پوری ہو۔ آپ ﷺ بچے کے رونے کی آواز سنتے تو نماز ہلکی کر دیتے اس خیال سے کہ اس کی ماں گھبرا جائے گی۔۱۱

رسول کریم ﷺ کی جماعت کی نماز دراز نہ ہوتی تھی اس کے باوجود کوئی مستحب تک نہ چھوٹتا تھا۔

ہلکی نماز سے یہ مراد نہیں کہ سنتیں چھوڑ دیں یا اچھی طرح ادا نہ کریں بلکہ مراد یہ ہے کہ نماز کے ارکان دراز نہ کریں بقدر کفایت ادا کریں خیال رہے کہ نبی کریم ﷺ کتنی ہی لمبی قرأت فرماتے مگر مقتدیوں کو ہلکی ہی محسوس ہوتی تھی۔ چونکہ خواتین بھی رسول کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتی تھیں جو اپنے بچوں کو گھر سلا کر آتی تھیں جب گھروں سے رونے کی آواز آتی تو حضور ﷺ ان کی ماؤں کے خیال سے نماز ہلکی فرماتے۔

---

۹ ابن ماجہ حدیث نمبر ۹۸۸ مسند احمد جلد ۴ ص ۲۲ السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۳ ص ۱۱۶ نصب الرایۃ جلد ۲ ص ۲۹ مسلم جلد ۱ ص ۱۸۸ حلیۃ الاولیاء جلد ۵ ص ۱۰۰۔ ۱۰ مشکوۃ ص ۱۰۱ مرآۃ جلد ۲ ص ۲۰۳ شرح السنۃ جلد ۲ ص ۴۰۶ السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۲ ص ۳۹۳ بخاری جلد ۱ ص ۹۸ مسلم جلد ۱ ص ۱۸۸ ۱۱ مشکوۃ ص ۱۰۱ مرآۃ جلد ۲ ص ۲۰۳ بخاری جلد ۱ ص ۹۸ مسلم جلد ۱ ص ۱۸۸۔

مسئلہ: امام کے عمل کی بناپر اگر کوئی مقتدی جماعت چھوڑ دے گا تو گنہگار وہ نہیں امام گنہگار ہے۔

امام کی ایسی غلطی جس کی مقتدی کو خبر نہ ہو:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یصلون لکم فان اصابوا فلکم و ان اخطاء وا فلکم و علیہم ۱۲
"تمہیں امام نماز پڑھایا کریں گے تو تمہارے لئے مفید ہے اور اگر خطا کریں تو تمہارے لئے مفید اور ان کے لئے مضر"۔

مطلب یہ کہ اگر امام ایسی غلطی کرے جس کی مقتدیوں کو خبر نہ ہو تو مقتدی معذور اور امام مجرم لیکن اگر مقتدیوں کو پتا چل جائے تو ان پر اعادہ نماز واجب ہے۔ چنانچہ اگر معلوم ہو جائے کہ امام بے دین یا بے وضو یا بے غسل تھا یا اس کے کپڑوں میں نجاست لگی ہوئی تھی تو سب کو نماز لوٹانی واجب ہے۔

مسئلہ: اگر امام جنابت کی حالت میں غلطی سے نماز پڑھا دے تو پتا لگنے پر امام و مقتدیوں سبھی کو نماز لوٹانا ہوگی۔

مسئلہ: اگر امام تکبیر تحریمہ کے بغیر نماز پڑھائے تو کسی کی نماز نہیں ہوگی۔

۱۲ مشکوٰۃ ص ۱۰۱، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۲ ص ۳۹۷، الترغیب والترہیب جلد۲ ص ۳۹۷، شرح السنہ جلد۲ ص ۴۰۳۔

دُعا

اللھم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی ال سیدنا ومولانا محمد واصحاب سیدنا ومولانا محمد و بارك وسلم یا ارحم الراحمین یا ذوالجلال والاکرام یارب العالمین میرے دل میں مسجد کی محبت پیدا فرما الٰہی مجھے باجماعت نماز ادا کرنے کی توفیق عطا فرما یا الٰہی میرے دل میں تو اپنی اور اپنے پیارے محبوب نبی کریم ﷺ صحابہ کرام، اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم، اولیا کرام، بزرگان دین رحمہم اللہ علیہم اجمعین کی محبت پیدا فرما۔ یا الٰہی مجھے متقی پرہیزگار، صالح اور ایسے امام کی امامت میں نماز باجماعت نصیب فرما جس کا دل تیری محبت سے منور ہو، جو رسول کریم ﷺ کا سچا عاشق اور دیوانہ ہو، جو صحابہ کرام، اہلبیت عظام اور اولیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عظمتوں اور رفعتوں کا قائل ہو، بے ادب اور بد تمیز امام کی امامت سے بچانا۔ مجھے بزرگوں کا احترام کرنے والا اور چھوٹوں سے پیار کرنے والا بنا۔ مجھے ہر قسم کی منافقت، شرک و کفر اور گستاخی و بے ادبی سے بچانا۔ الٰہی جب تک میں زندہ ہوں تیری اور رسول کریم ﷺ کی محبت میں زندہ رہوں اور جب دنیا سے جاؤں تو ایمان کی سلامتی کے ساتھ دنیا سے جاؤں زبان پر جاری ہو **لا الہ الا للہ محمد رسول اللہ** اور مرتے وقت دیدار مصطفیٰ کریم ﷺ ہو اور ساتھ ہی

الصلوٰۃ والسلام علیك یا سیدی یا رسول اللہ
وعلی الك واصحابك یا سیدی یا حبیب اللہ

کا ورد ہو رہا ہو۔ الٰہی توفنی مسلما و الحقنی با لصالحین وصلی اللہ علی حبیبہ سیدنا ومولانا محمد وعلی الہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین آمین